273

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳ | ۲ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ | یوم یکشنبہ | مطابق یکم ستمبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۵۴

وفد حزب اللہ کے اہم مطالبات
اور
لیڈران احرار کے لغو عذرات

بہاول پوری حزب اللہ کا وفد آیا تو اس لئے تھا۔ کہ احرار کو اس مصیبت کے موںہہ سے نکالے۔ جو انہوں نے مسجد شہید گنج کے متعلق غداری سے کام لے کر خود پیدا کر لی۔ لیکن جب گیا۔ تو مصائب کا ایک اور بہت بڑا دروازہ ان کے لئے کھول گیا۔ اب احرار بیٹھے سر پیٹ رہے اور قلعی کے سئے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں:۔

احراری ڈکٹیٹر چودھری افضل حق کو جب اپنے موںہہ مصطفیٰ کمال ثانی بننے اور اپنے ساتھیوں کو بنانے کے باوجود چین نصیب نہ ہوا۔ تو کانگرس کے متعلق یہ کہکر کہ "ہندوستان میں سب سے بڑی فعال جماعت ہے" یہ دعوےٰ کر دیا۔ کہ "مجلس احرار اپنے اثر و نفوذ کے لحاظ سے کانگرس سے دوسرے درجہ پر ہے"۔ اگرچہ ایسی صورت میں جبکہ ہندوستان کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک مجلس احرار پر لعنتوں کی بوچھاڑ کی جا رہی ہے۔ اور احراری لیڈروں کو جگہ جگہ ذلیل و رسوا کیا جا رہا ہے۔ ان کے خلاف انتہائی بے اعتمادی کا اظہار ہو رہا ہے۔ یہ دعوےٰ کرنا نہایت ہی مضحکہ خیز ہے۔ اور اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ احراری لیڈر ڈھٹائی کی آخری حد کو بھی عبور کر چکے ہیں لیکن اگر اس بات کو نظر انداز بھی کر دیا جائے تو پھر جبکہ کانگرس کا صدر ہر سال تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ مجلس احرار جو اپنے آپ کو کانگرس کے دوسرے درجہ پر سمجھتی ہے۔ اس کا صدر سال بسال تبدیل نہ ہو:۔

اس بات کا کوئی جواب نہ رکھتے ہوئے چودھری افضل حق نے کانگرس کو بھی پرے پھینک دیا۔ اور فوراً اچک کر کمانڈر انچیف کے منصب پر جا براجے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"باہر سے کسی بھائی کا یہ کہنا کہ فلاں عہدے پر فلاں ہو۔ اور ہر سال بدل دیا جائے فوجی تنظیم میں بے ضرورت نکتہ چینی ہے۔ فوج کے نظام سے سروکار نہ رکھ کر کسی کا یہ کہنا۔ کہ فلاں افسر فلاں مورچے پر ہونا چاہیئے۔ فلاں مقام پر کیوں ہے۔ کچھ زیبا بات نہیں"۔

اس طرح یہ بتایا گیا ہے۔ کہ مجلس احرار دوسری مجالس اور انجمنوں کی طرح کی کوئی انجمن نہیں۔ کہ اس کے متعلق یہ مطالبہ قابل تسلیم ہو۔ کہ "باقاعدہ منظم جماعتوں کی طرح اس کا عام انتخاب ہو"۔ بلکہ یہ تو "فوجی تنظیم" ہے۔ اور وہ بھی ایسی جو میدان جنگ میں مورچوں پر کی جاتی ہے اس سے کسی کو یہ کہنے کا حق نہیں ہے۔ کہ "فلاں افسر فلاں مورچے پر ہونا چاہیئے"

احراری اگر اس حقیقت کا اظہار پہلے ہی کر دیتے۔ تو ممکن ہے۔ عہدوں کی تبدیلی کا ان سے مطالبہ نہ کیا جاتا۔ لیکن کیا احراری بتا سکتے ہیں۔ کہ اس فوجی تنظیم نے اس وقت جبکہ "مسجد کا معاملہ۔ اور شریعت کا مسئلہ" درپیش تھا۔ کیا مورچہ بندی کی۔ اور مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے کونسا معرکہ سر کیا۔ اگر "فوجی تنظیم" سے مراد ڈاکوؤں کی اس ٹولی کا باہمی اتحاد ہے۔ جو مسلمانوں کو لوٹ لوٹ کر کھا رہی ہے۔ اور "مورچے" سے مراد دہ عشرت کدہ ہے۔ جہاں احراری لیڈر جمع ہو کر داد عیش دیتے ہیں۔ تو خیر۔ ورنہ بتایا جائے کہ اس "فوجی تنظیم" نے اس وقت تک کونسا قلعہ فتح کیا ہے۔ اور کونسے غنیم کو شکست دیکر مسلمانوں کو بچایا ہے:۔

اس موقعہ پر ہم یہ کہدینا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ حکومت پنجاب کے وہ افسر جو احمدیہ کور کے قیام پر طرح طرح کے خدشات اور شبہات کا شکار ہو رہے تھے۔ اور جن کے نزدیک قادیان میں پیرالل حکومت قائم ہونے کی یہ بھی ایک علامت تھی۔ وہ بتائیں۔ کہ کیا احرار کی یہ سراپا "فوجی تنظیم" تو ان کے منشاء کے عین مطابق ہے اور اس سے وہ یہ توقع رکھتے ہیں۔ کہ ضرورت کے وقت ان کے کام آئے گی۔ اور انگریزی حکومت کے استحکام کا موجب بنے گی:۔

چودھری افضل حق نے ایک بار پھر یہ لکھا ہے کہ "جماعت کے اندر بے اعتمادی کی روح موجود ہو تو ایسا کیا جا سکتا ہے"۔ یعنی موجودہ عہدہ دار اپنے عہدے ترک کر سکتے ہیں۔ لیکن خود ہی یہ کہکر کہ "جماعتوں میں ایسی دو عہدے صدر اور سکرٹری قابل رشک ہوتے ہیں"۔ اور "ہم سب سکرٹری اور صدر ہیں"۔ آپس کے اعتماد کی حقیقت واضح کر دی ہے۔ جب احراری ٹولی میں سے ہر ایک کو وہی حقوق اور مفادات حاصل ہیں۔ جو صدر اور سکرٹری کو حاصل ہیں۔ تو پھر کسی کو صدر یا سکرٹری کہلانے کا رشک کیونکر ہو سکتا ہے۔ غرض آم کھانے سے ہے۔ نہ پیڑ گننے سے:۔

دوسرا مطالبہ حسابات شائع کرنے کے متعلق تھا اس سے کھلے طور پر انکار کرنا چونکہ مشکل تھا۔ اس لئے یہ کہدیا گیا۔ کہ "شعبۂ تبلیغ پوری تفصیل سے حساب رکھتا ہے۔ ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق حسابات سال بسال شائع ہونگے"۔ مگر سوال یہ ہے کہ شعبۂ تبلیغ کا سال کتنے مہینوں کا ہے۔ اور وہ کب ختم ہوگا۔ دنیا کے عام اندازہ کے مطابق اڑھائی تین سال شعبۂ تبلیغ کا ڈھنڈورا پیٹتے گزر چکے ہیں۔ پھر "سال بسال شائع ہونگے" کا کیا مطلب؟ اور سال کی کیا شرط ہے ماہ بماہ کیوں شائع نہیں کئے جاتے:۔

شعبہ تبلیغ کے علاوہ سیاسی شعبہ کے حساب کے متعلق ارشاد ہوا ہے۔ کہ

"سیاسی شعبہ عوام کو دکھانے کی چیز نہیں۔ لیکن کئی سال سے مجلس نے سول نافرمانی نہیں کی۔ اس لئے وہ حساب بھی ہر خاص و عام کے لئے کھلا ہے۔ انشاء اللہ اس کا حساب بھی سال کے اختتام پر شائع ہو جائے گا"

مگر انہی الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ نہ سال کا اختتام کبھی ہوگا۔ اور نہ حساب شائع ہوگا مجلس احرار بقول خود کئی سال سے قائم ہے۔ اور کئی سال سے اس کا سیاسی شعبہ قائم ہے۔ پھر جب سے مجلس احرار نے سول نافرمانی نہیں کی۔ اور جس پر کئی سال گزر چکے ہیں۔ حساب شائع کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ تو پھر اس وقت تک سال بسال کیوں شائع نہیں کیا گیا۔ اور اب ہی کیوں شائع نہیں کر دیا جاتا۔ اس وقت بھی یہ کہنا۔ کہ جب سال ختم ہوگا شائع کیا جائے گا۔ صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ نہ کبھی سال ختم سمجھا جائیگا اور نہ حساب شائع کیا جائے گا۔

آخر میں یہ بھی کہہ دیا گیا ہے۔ کہ "جب مجلس احرار کو سول نافرمانی درپیش ہوگی۔ تو شاید اخفا حساب کی ضرورت پیش آئے۔ اور مجلس حسب سابق اعلان کر دے۔ کہ حساب پوچھنے والے احباب شروع ہی سے امداد نہ دیں"

اس سے ظاہر ہے۔ کہ احرار سول نافرمانی کرنے کے ارادے اب بھی رکھتے ہیں۔ مگر اس وقت نہیں۔ جب مسلمانوں کے مفادات کو خطرہ لاحق ہو۔ بلکہ اس وقت جب انہیں خود روپیہ کی ضرورت لاحق ہو۔ ایسی حالت میں وہ حساب دینے سے انکار کر کے کسی نہ کسی وجہ سے حکومت کے ساتھ ٹکر لگائیں گے تاکہ تمام کھایا پیا ہضم کر سکیں۔

کوئٹہ ریلیف فنڈ کا حساب دکھانے سے انکار

اخبار "مدینہ" ۲۱ اگست میں امرتسر کے خواجہ غلام محی الدین سوداگر قالین کوچہ نوشاہ نے اعلان کرایا ہے۔ کہ میں نے دفتر احرار امرتسر میں جا کر شیخ حسام الدین سے کوئٹہ ریلیف فنڈ کا حساب دینے کا مطالبہ کیا۔ تو کپتان امیر خاں نے رجسٹر پیش کر دیا لیکن جب میں نے حساب دیکھ کر رجسٹر پر کچھ نشان کئے۔ اور علیحدہ کاغذ پر نوٹ لینا شروع کئے۔ تو مولوی مظہر علی نے مجھ سے رجسٹر چھین لیا۔ اور کہا وہ حساب دکھانے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ یہی سلوک ہر اس شخص سے کیا جائیگا

نیشنل لیگوں کے متعلق نہایت ضروری ہدایات

آل انڈیا نیشنل لیگ کے دفتر میں بعض اوقات عجیب و غریب خطوط موصول ہوتے ہیں۔ جنکو پڑھ کر اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ باوجودیکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے خطبات میں ہر ایک بات کھول کر بتا دی ہے۔ نیز مرکزی لیگ کی طرف سے کئی دفعہ ہدایات "الفضل" میں شائع کرائی گئی ہیں۔ تاہم یا تو ایسے خطوط لکھنے والے احباب الفضل نہیں پڑھتے۔ یا اگر پڑھتے ہیں۔ تو ان ہدایات پر غور کئے بغیر اپنے واسطے خود کوئی لائحہ عمل تجویز کئے بیٹھے ہیں۔ دونوں باتیں مضر ہیں۔ پس میں اس اعلان کے ذریعہ دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ کسی جماعت کا اخبار اس جماعت کے خیالات و افکار کا ترجمان ہوا کرتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ ضروری امر کی نشر و اشاعت کی جاتی ہے جماعت احمدیہ کا واحد ترجمان اس وقت اخبار الفضل ہے۔ اس لئے ہر نیشنل لیگ کو اس کا کم از کم ایک پرچہ ضرور خریدنا چاہیئے۔ کیونکہ نیشنل لیگ کا کام روز بروز بڑھ رہا ہے۔ اور چند دنوں کے بعد یہ بات بالکل ناممکن ہو جائیگی کہ ہم تمام ہندوستان کی سب لیگوں کے ہر قسم کے استفسارات کا جواب بذریعہ خطوط دے سکیں۔ بعض ہدایات ہمیں مجبوراً الفضل کے ذریعہ دوستوں تک پہونچانا ہونگی اس لئے سب سے پہلا کام تمام لیگوں کا یہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ "الفضل" اپنے دفتر کے لئے جاری کرائیں۔

اب میں ذیل میں چند استفسارات کا جواب بحیثیت مجموعی دیتا ہوں۔ نیز لیگوں کے کام کے متعلق چند ہدایات دوستوں تک پہنچانے کا اہم فرض ادا کرنے کا فخر حاصل کرتا ہوں۔

نیشنل لیگ کی ممبری

(الف) ہر وہ احمدی جو کم از کم دو سال احمدی رہ چکا ہو۔ اپنے علاقہ کی لیگ کی ممبری کے لئے درخواست دے سکتا ہے۔ (ب) غیر مذاہب کے افراد کے لئے ممبری کا دروازہ کھلا ہے بشرطیکہ وہ لیگ کے اصول کے ساتھ اتفاق رکھتے ہوں۔ سب سے بڑا اصل قانون کا احترام ہے۔ (ج) ممبری کی درخواست کو منظور کرنا یا نہ کرنا نیشنل لیگ کی مجلس عاملہ کے اختیار میں ہے۔ (د) ہر ممبر بوقت داخلہ فیس داخلہ جو کم از کم چار آنے ہونی چاہیئے ادا کرے گا۔ اور ساتھ ہی اپنی درخواست میں لیگ کو ماہوار چندہ جو کم از کم چار آنے ماہوار ہونا چاہیئے ادا کرنے کا وعدہ کرے گا۔ (ہ) کوئی شخص جو گورنمنٹ کا ملازم یا پنشنر یا جاگیردار ہو۔ یا اور کسی رنگ میں گورنمنٹ سے تعلق رکھتا ہو نیشنل لیگ کا ممبر نہیں بن سکتا۔ گورنمنٹ میں ریاستی حکومتیں بھی شامل ہیں۔ (و) جو احمدی کسی وجہ سے جماعت سے ایک دفعہ خارج ہو گیا ہو۔ اور دوبارہ بیعت یا معافی کے ذریعہ جماعت میں شامل ہو گیا ہو۔ اس کے دو سال شمولیت جماعت کے اس نئی تاریخ سے شروع ہوں گے اس کی معافی یا بیعت کے دو سال کے گزرنے کے بعد لیگ کی مجلس عاملہ اس کو ممبر بنانے یا نہ بنانے کے متعلق غور کر سکتی ہے۔ (ز) ممبری کے لئے درخواست ہر حالت میں تحریری ہونی چاہیئے۔

رضاکاران

سب سے بڑا مسئلہ بعض نیشنل لیگوں کے لئے رضاکاران کی بھرتی ہے۔ بعض دوست خیال کرتے ہیں۔ کہ جو شخص نیشنل لیگ کا ممبر بن گیا۔ وہ خود بخود رضاکاروں کی فہرست میں شمار ہوگا۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ رضاکاروں کی بھرتی کے لئے مندرجہ ذیل امور خاص طور پر یاد رکھنے چاہئیں۔ (الف) رضاکار صرف وہ شخص بن سکتا ہے۔ جو پہلے بموجب ہدایت نمبر ا لیگ کا ممبر بن چکا ہو۔ غیر ممبر رضاکار نہیں بن سکتا۔ (ب) رضاکار کے لئے چندہ وغیرہ کی کوئی مزید شرط نہیں۔ چندہ وہی ہوگا۔ جو عام ممبری کی حالت میں دینا ہوگا۔ البتہ ایک حلفیہ وعدہ تحریر کر کے دینا ضروری ہے۔ جس کا مضمون حسب ذیل ہو۔

بخدمت جناب پریذیڈنٹ صاحب نیشنل لیگ (اپنی لیگ کا نام دیا جائے)

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ گزارش ہے کہ خاکسار نیشنل لیگ (لیگ کا نام دیا جائے) کا ممبر ہے۔ آج خاکسار برضا و رغبت خود اپنا نام فہرست رضاکاران میں شامل کرنے کے لئے پیش کرتا ہے۔ اور حلفیہ وعدہ کرتا ہے۔ کہ خاکسار سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عزت اور ناموس کی خاطر سر کٹانے اور خون کا آخری قطرہ بہانے کے لئے ہر وقت کمربستہ رہے گا۔ قید و بند کی مصیبتیں جھیلنے کے لئے تیار رہے گا۔ لیگ یا سلسلہ سے غداری نہیں کرے گا۔ مرکزی یا مقامی لیگ کی ہدایات پر ہر وقت عمل کرنے کے لئے تیار رہے گا۔

دستخط رضاکار معہ ولدیت اور پورا پتہ

مورخہ .....

(ج) اس قسم کے رضاکاروں کی درخواستوں کی ایک لیگ فائل رکھے۔ اور صرف ناموں اور ان کی ولدیت کی فہرست ایک کاغذ پر خوشخط لکھ کر مرکزی لیگ میں بھیجے۔

الحاق

الحاق کے مفہوم کو بھی بعض دوستوں نے نہیں سمجھا۔ بعض دوست صرف اپنا نام مرکزی لیگ کی ممبری کے لئے پیش کرتے ہیں۔ بعض لگیں اپنی لیگ کا نام اور لیگ کے ممبران اور عہدیداران کا نام بھیج دیتی ہیں۔ اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ مرکزی لیگ یعنی آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور میں دوسری لگیں الحاق کی درخواست ارسال کر سکتی ہیں۔ نیشنل لیگ لاہور اور چیز ہے۔ اور آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور اور چیز۔ نیشنل لیگ لاہور دوسری لیگوں کی طرح آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور سے ملحق ہے۔ آل انڈیا نیشنل لیگ میں صرف لیگوں کی درخواستیں برائے الحاق آ سکتی ہیں۔ افراد کی نہیں۔ افراد اپنے اپنے علاقوں کی لیگوں کے ممبر بن سکتے ہیں۔ الحاق کے لئے مندرجہ ذیل امور کو خاص طور پر مدنظر رکھا جائے۔

(الف) درخواست سے پہلے لیگ کا اجلاس عام ہو۔ جس میں ایک تجویز بدیں مضمون پاس کرائی جائے۔ کہ آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور سے درخواست کی جائے۔ کہ وہ اس لیگ کا الحاق منظور کرے۔ (ب) اس کے بعد سکرٹری ایک درخواست تحریری معہ نقل تجویز مندرجہ بالا مرکزی لیگ میں ارسال کرے۔ (ج) درخواست کے ساتھ لیگ کے عہدیداروں کے نام اور پتے بھی ضرور ہونے چاہئیں۔ (د) مرکزی لیگ سے ملحق ہونے کے بعد کوئی لیگ اپنے لئے علیحدہ لائحہ عمل تجویز نہیں کر سکتی۔ مرکزی لیگ سے جو ہدایات وقتاً فوقتاً جاری ہوں۔ ان پر عمل کرنا ضروری ہوگا۔

جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی سے اخبار "احسان" پر خوف وہراس

اسلام نے اپنے متبعین کے لئے تبلیغ ایک اہم ترین فریضہ قرار دیا۔ اور امت محمدیہ کو خیر الامم اس لئے کہا گیا ہے کہ لوگوں کی فلاح وبہبود کے لئے اپنے آرام وآسائش کو ترک کر کے انہیں آستانہ الوہیت پر جھکانے کے لئے ہر ممکن سعی بروئے کار لائے۔ چنانچہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس میں اسی حقیقت کو واشگاف کیا گیا۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ جس طرح اسلام کو دنیا میں پہنچانے والے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حالت تھی۔ کہ لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین۔ وہ اپنی جان کو اس لئے ہلکان کرتے۔ کہ لوگ ہدایت پا جائیں۔ اور اپنے خالق ومالک پر ایمان لے آئیں۔

اسی طرح امت محمدیہ کا یہ فرض مقرر کیا گیا ہے۔ کہ وہ اسود واحمر کو دین قیم کا والہ وشیفتہ بنانے کی کوشش کرے۔ مسلمان جب تک اس زریں ہدایت پر عمل کرتے رہے کامیابی ان کے پاؤں چومتی رہی۔ اور وہ خدا تعالیٰ کے انعامات کے وارث بنے رہے۔ لیکن جب انہوں نے اپنی زندگی کے اس مقصد کو پس پشت ڈال دیا تو ذلت اور ادبار کے گڑھے میں گر گئے۔ دوسروں کی راہنمائی کرنا تو الگ رہا۔ خود گم گشتہ راہ بن گئے۔ ایسی حالت میں خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اصلاح عالم کے لئے مبعوث فرمایا۔ آپ نے اکثر سوتوں کو جگایا۔ غفلت شعاروں کو ہوشیار کیا۔ اور پھر ترقی کا رستہ ان کے گوش گذار کیا۔ دنیا نے آپ کی مخالفت کی۔ مگر سعید روحیں جو حق وراستی کی متلاشی۔ اور صداقت کے پانی کی پیاسی تھیں۔ دیوا دار آپ کے گرد اکٹھی ہونی شروع ہوئیں۔ اور انہوں نے پھر اسلام کے کارناموں کو تازہ کرنا شروع کر دیا۔ دین کی خاطر جانی اور مالی قربانیاں پیش کرنے لگے۔ گھروں سے بے گھر ہو کر بال بچوں کو چھوڑ کر آرام وآسائش کو ترک کر کے اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے روز بروز زیادہ جوش زیادہ ولولہ۔ اور زیادہ اہتمام سے کام لے رہے ہیں۔

اسی سلسلہ میں حال ہی میں جب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ تجویز فرمائی۔ کہ کچھ رضاکار مختلف علاقوں میں پھر کر تبلیغی سروے کریں یعنی یہ دیکھیں۔ کہ کس جگہ کی زمین تخم صداقت کے قبول کرنے کی زیادہ اہلیت رکھتی ہے تاکہ وہاں تخم ریزی کی جائے۔ تو اس سے مخالفین احمدیت کے سینہ پر سانپ لوٹ گیا۔ اور وہ فارم جو ضروری معلومات درج کرنے کے لئے تجویز کیا گیا ہے۔ اسے لے کر بے ہودہ شور مچانا شروع کر دیا۔

ظاہر ہے۔ کہ اس قسم کے انتظامات ثبوت ہیں اس بات کا۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا نظام تبلیغ روز بروز زیادہ مکمل۔ اور زیادہ موثر ہوتا جا رہا ہے۔ اور جماعت احمدیہ اس راہ میں ہر قدم پہلے سے زیادہ مضبوط اٹھا رہی ہے۔ لیکن اخبار "احسان" نے اپنی ۳۰ اگست کی اشاعت میں مجوزہ فارم کو کسی قدر تحریف کے ساتھ شائع کرتے ہوئے جو نتیجہ نکالا ہے۔ وہ یہ ہے کہ

" اس فارم سے۔ اور ان تحریکوں سے جو اس فارم کو چھاپنے۔ اور اس کے ذریعے ملک کے مخصوص حالات معلوم کرنے کا موجب ہیں۔ قارئین احسان پر یہ امر واضح ہو جائیگا کہ قادیانیوں کو اپنے باطل مذہب کی ترویج میں کس قدر مشکلات کا سامنا ہو رہا ہے اور اب وہ جاہل اور بے خبر طبقوں کی تلاش میں سرگرداں پھرنے لگے ہیں۔ تاکہ اپنی تبلیغی سرگرمیوں کو وہاں تک پہنچا سکیں۔ اور اس جماعت کو جو اپنے دجل وزور کے باعث فنا ہو رہی ہے۔ کسی طرح قائم وبرقرار رکھنے کی سعی کریں"

اگر مدیر "احسان" یہ بتا دیں۔ کہ دنیا میں کوئی ایسا زمانہ بھی آیا۔ جب حق وصداقت کے پھیلانے میں مشکلات پیش نہیں آئیں اور دنیا نے خدا تعالیٰ کے مرسلوں کی آواز پر فوراً لبیک کہدی۔ تو پھر انہیں حق حاصل ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کو جو مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ ان کی بنا پر یہ نتیجہ اخذ کر لیں۔ کہ قادیانیوں کا مذہب باطل ہے لیکن اگر حقیقت یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے ہر نبی اور مامور اور اس کی قائم کردہ جماعت کو بلا استثنا مشکلات پیش آتی رہی ہیں۔ تو پھر جماعت احمدیہ کی مشکلات بھی ویسی ہی ہیں۔

باقی رہا یہ کہ جماعت احمدیہ اپنی تبلیغی سرگرمیوں میں جو اضافہ کر رہی ہے۔ اور اپنے نظام تبلیغ کو بیش از بیش مضبوط بنا رہی ہے۔ وہ اس کے فنا ہونے کا ثبوت ہے۔ یہ تخیل کسی ایسے ہی دماغ کا نتیجہ ہے۔ جو احمدیت کے رعب کی وجہ سے بالکل ماؤف ہو چکا ہے۔ اور جس پر خوف وہراس چھایا ہوا ہے۔ کیونکہ کوئی سمجھدار یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ جماعت جو اپنی ترقی کے لئے سامان مہیا کرنے۔ اور اپنی جدوجہد کو پہلے سے بڑھا دینے میں مصروف ہے وہ فنا ہو رہی ہے۔ فنا انہی لوگوں کے لئے مقدر ہے۔ جو ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ وباؤ بغضب من اللہ کے مصداق بنے ہوئے ہیں۔ اور اپنی تباہی وبربادی کے سامان اپنے ہاتھوں پیدا کر رہے ہیں۔

بہائی مذہب میں خودکشی کا جواز

جب ایک کم ہمت انسان دیکھتا ہے کہ میرے دکھ اور تکالیف کے دور ہونے کی کوئی صورت نہیں۔ تو بزعم خویش غموں سے نجات پانے کے لئے وہ خودکشی کر لیتا ہے۔ جو اس بات کا ثبوت ہوتا ہے۔ کہ وہ کسی کو اپنا ممد اور مددگار نہیں سمجھتا یہ چونکہ خدا تعالیٰ کی سخت ناشکری بلکہ اسکی ہستی کا انکار ہے۔ اس لئے اسلام نے خودکشی کو ناقابل عفو گناہ قرار دیا ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ انسان کو کسی حالت میں بھی خدا تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا چاہیئے۔ اور ایک لحظہ کے لئے بھی یہ خیال دل میں نہ لانا چاہیئے۔ کہ خدا ہماری مدد نہیں کرے گا۔ خواہ ظاہری حالات کتنے ہی مخالف ہوں۔ قرآن کریم میں حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹوں کو نصیحت کرتے ہیں لا تیئسوا من روح اللہ انہ لا ییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون (سورہ یوسف رکوع ۱۰) کہ اے میرے بیٹو۔ اللہ کی رحمت سے ہرگز ناامید نہ ہو۔ کیونکہ اللہ کی رحمت سے ناامید ہونا کافروں کا طریق ہے۔ پھر سورہ زمر میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ (رکوع ۶) کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔

پس خودکشی وہی کرتا ہے جس کو خدا کی ذات پر کامل یقین نہیں ہوتا۔ خدا کی ہستی کے قائل۔ اور اسکی رحمت پر بھروسہ رکھنے والے کبھی اس قسم کا خیال بھی دل میں نہیں لا سکتے۔

اس کے مقابل میں بہائی فرقہ جو شریعت اسلامیہ کو منسوخ سمجھتا ہے۔ اس کے نزدیک خودکشی کرنا نہ صرف جائز ہے۔ بلکہ فخر کی بات ہے چنانچہ مرزا حسین علی صاحب طہرانی (عرف بہاء اللہ) اپنی لوح الرئیس میں لکھتے ہیں وفدی احد من الاحباء بنفسہ وقطع حنجرہ بیدہ صفحہ ۱۹۱ اور پھر لکھا ہے والذی قطع حنجرہ فی العراق انہ لمحبوب الشہداء وسلطانہم وما ظہر منہ کان حجۃ اللہ علی الخلائق اجمعین یعنی جس نے اپنا گلا عراق میں خود کاٹ لیا۔ وہ محبوب الشہداء ہے۔ اور شہیدوں کا سلطان اور جو کچھ اس سے ظاہر ہوا۔ وہ تمام مخلوقات عالم پر اللہ کی حجت ہے۔ اسی طرح علی محمد باب بھی خودکشی کو جائز سمجھتے تھے۔ بلکہ انہوں نے خود بھی ایک دن خودکشی کرنی چاہی مگر ان کے بعض مریدوں نے روک دیا۔ چنانچہ نقطۃ الکاف صفحہ ۲۴۰ میں لکھا ہے۔ کہ باب نے اپنے ساتھیوں سے اپنے قتل ہونے سے ایک دن پہلے کہا۔ کہ "کل دشمن مجھے ذلت وخواری سے قتل کریں گے۔ میری خواہش تھی۔ کہ کاش میرا کوئی مرید مجھے قتل کرتا۔ تاکہ میں اس ذلت کی موت سے بچ جاتا۔ اس لئے تم میں سے کوئی اٹھے۔ اور مجھے قتل کرے" مصنف کتاب لکھتا ہے۔ کہ اس پر ایک مرید اٹھا۔ اور علی محمد باب کو قتل کرنا چاہا۔ مگر دوسرے مریدوں نے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اس واقعہ سے صاف ثابت ہے کہ باب کو خدا تعالیٰ پر ذرہ بھی یقین اور ایمان نہ تھا۔ بلکہ اس کی رحمت سے ناامید اور مایوس ہو چکا تھا۔ اسی طرح بہائیوں کے دیگر رسالہ جات میں بھی خودکشی کے متعلق یہی تعلیم ہے۔ چنانچہ لکھا ہے " جب ماموریں کی دولت نے حضرت بہاء اللہ کو ان کے اصحاب سے جدا کرنا چاہا۔ تو ان کے کئی محبوں اور عشق بازوں نے بدست خود اپنی جانیں فدا کر دیں۔ بعض نے بدست خود اپنا گلا کاٹ ڈالا۔ اور بعض نے اپنے آپ کو دریا میں گرا دیا۔ اس واسطے کہ بہاء اللہ کی جدائی میں وے خود کو زندہ نہیں دیکھ سکے" ملاحظہ ہو۔ جواب لیکچر قادیانی صفحہ ۲۱ مصنفہ مرزا محمود ایرانی مبلغ بہائیت۔ اس عبارت سے بھی ثابت ہے کہ بابی مذہب میں خودکشی کرنا نہ صرف جائز ہے۔ بلکہ وہ لوگ شہید سمجھے جاتے ہیں۔ جس مذہب میں خدا تعالیٰ سے مایوسی کا اس حد تک سبق دیا جاتا ہو۔ کہ اگر مشکل ہو سے تو خودکشی کر لو اسے کون عقلمند خدا تک پہنچنے کا ذریعہ سمجھ کر قبول کر سکتا ہے

خاکسار محمد صدیق امرتسری

مکتوب جاپان بذریعہ ہوائی ڈاک

مشرق کی سب سے زبردست طاقت جاپان کی سیاسیات حاضرہ

الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے

جاپان اور مانچوریا

کوبے ۸ر اگست ۱۹۳۵ء - جاپانی حکومت کے مانچوریا بورڈ نے اپنے ایک اجلاس میں جو ۵ر اگست زیر صدارت جنرل ہیاشی منعقد ہوا۔ یہ فیصلہ کیا۔ کہ یہ مناسب ہے۔ کہ جاپان مانچوکو میں اپنے ایکسٹرا ٹے ریٹوریلٹی کے حقوق چھوڑ دے۔ جنرل ہیاشی جو مانچوریا بورڈ کے صدر ہیں وزیر جنگ بھی ہیں۔ اب ۹ر اگست کیبنٹ کی ایک میٹنگ ہوگی۔ جس میں وزیر جنگ مانچوریا بورڈ کے اس فیصلہ پر کیبنٹ کے سامنے روشنی ڈالیں گے۔ اور کیبنٹ کے دوسرے ممبروں کو بھی اس معاملہ میں اپنے ساتھ متفق کرنے کی کوشش کرینگے۔ اگر وہ ایسا کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ تو جاپانی گورنمنٹ آئندہ سال کے شروع سے ہی اس نئی پالیسی کے مطابق کارروائی شروع کردیگی۔ ایکسٹرا ٹے ریٹوریلٹی کے حقوق سے جاپان کے دست بردار ہوجانیکے یہ معنے ہونگے کہ آئندہ حکومت مانچوکو ان جاپانیوں پر جو اس کی حدود میں آباد ہوں۔ ٹیکس لگا سکیگی۔ ان کے مقدمات کا فیصلہ خود کرسکے گی۔ اور ساؤتھ مانچوریا ریلوے کا نظم و نسق بھی مانچوکو کے سپرد کردیا جائیگا۔ یہ تبدیلی گو یکلخت عمل میں نہیں آئے گی۔ مگر آئندہ سال سے ہی یہ کام شروع ہوجائیگا۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ جلد تر تمام باگ ڈور حکومت مانچوکو کے حوالے کردیجائیگی۔

ان خاص حقوق سے دست کش ہوکر جو جاپان کو قلمرو مانچوکو میں حاصل ہیں۔ جاپان اپنی تاریخ میں ایک شاندار اور اہم باب کا افتتاح کرے گا۔ ہر چند کہ اس نئی پالیسی میں بعض خطرات پوشیدہ ہیں۔ مگر اس میں شک نہیں۔ کہ اگر جاپان اس پالیسی میں کامیاب ہوگیا۔ تو دنیا میں اس کی پوزیشن ایسی ہوجائے گی۔ کہ کوئی دوسری قوم جس کے غیر علاقوں میں مقبوضات ہیں۔ جاپان کے سامنے آنکھیں اونچی نہ کرسکے گی۔ یہی وجہ ہے کہ جاپان نے یہ پالیسی مانچوکو کے بارہ میں اس قدر جلد اختیار کرلی ہے۔ اصل میں جاپان کی دلی خواہش یہ معلوم دیتی ہے۔ کہ مانچوکو کی نظر میں خصوصاً اور تمام چین کی نظر میں عموماً اور پھر اس سے نکل کر تمام دنیا ہی کی نظر میں جاپان کی حیثیت ایک مشفق و مہربان سرپرست کی ہوجائے۔ استبدادی حاکم کی حیثیت نہ رہے۔ کیونکہ جاپان یہ محسوس کرتا ہے۔ کہ اگر وہ ایسا کرسکے۔ تو اس میں اس کا بہت فائدہ ہے۔

مانچولی کانفرنس

مانچولی کانفرنس جو ۳ر جون کو حکومت مانچوکو اور بیرونی منگولیا کے نمائندوں کے درمیان شروع ہوئی تھی۔ ابھی تک جاری ہے۔ گو اس عرصہ میں ایک مرتبہ صورت حالات ایسی مایوس کن ہوگئی تھی۔ کہ کانفرنس غیر معین وقت کے لئے برخاست کردی گئی۔ بات یہ ہے۔ کہ جاپان کی خواہش ہے۔ کہ بیرونی منگولیا جاپانی اثرات کے خلاف اپنے دروازے کلی طور پر بند نہ رکھے۔ اور مانچولی کانفرنس کی ابتدائی غرض یہی تھی۔ کہ چند ایک معین واقعات کے متعلق جو دونوں ملکوں کی حد پر ہوئے۔ کوئی تصفیہ ہوجائے مگر مانچوکو کی اصل خواہش یہ تھی۔ کہ بیرونی منگولیا اپنا نمائندہ مانچوکو میں رکھنے کے لئے اور مانچو نمائندہ اپنے ملک میں رکھنے کے لئے آمادہ ہوجائے۔ اور اس کی توقع تھی۔ کہ مانچولی کانفرنس میں یہ بات طے ہوجائے گی۔ مگر اس توقع کے خلاف منگولین نمائندوں نے ان چند معین واقعات کے علاوہ کسی دوسرے معاملہ کے متعلق جو زیادہ وسعت رکھتا ہو۔ گفت و شنید کرنے سے انکار کردیا۔ اور جب اس وقت کا حل نہ نکل سکا۔ تو کانفرنس کے اجلاس ملتوی کردیئے گئے۔ گو معلوم ہوتا ہے۔ کہ دونوں حکومتوں میں گفت و شنید جاری رہی۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ بیرونی منگولیا کے ۲۹ر جولائی کے مراسلہ سے اس کوشش کو جاری رکھنے کی صورت نکل آئی ہے۔ چنانچہ مانچوکو حکومت کا نمائندہ کامیوشی سنکنگ دارالخلافہ مانچوکو میں واپس آیا۔ اور جاپانی فوجی افسروں کی ایک مجلس میں جو کہ اس بارہ میں غور کرنے کے لئے کوان تنگ گیریزن ہیڈ کوارٹرز میں منعقد ہوئی۔ شرکت کرنیکے بعد مانچولی لوٹ چکا ہے۔ جہاں پہونچکر اس نے مانچو حکومت کا آخری مراسلہ حکومت بیرونی منگولیا کے سپرد کردیا ہے۔ اس موقع پر مانچوکو کے نائب وزیر خارجیہ نے ایک زبانی بیان دیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حکومت بیرونی منگولیا اس بات پر تو آمادہ ہوگئی ہے۔ کہ ہر ملک دوسرے کے علاقہ میں سرحد کے علاقوں میں معین مقامات پر اپنے نمائندے رکھے۔ مگر وہ کہتی ہے۔ کہ ان نمائندوں کو سرحد کے ساتھ تعلق رکھنے والے معاملات کے علاوہ دوسرے کسی معاملہ میں ہاتھ ڈالنے کا اختیار نہ ہوگا۔ مانچوکو حکومت نے اپنے آخری مراسلہ میں بعض امور کی وضاحت چاہی ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہا ہے۔ سرحد کے معین مقامات پر رہنے والے نمائندوں کے علاوہ ایک ایک نمائندہ دونوں ملکوں کو ایسا مقرر کرنا چاہیئے۔ جو دوسرے ملک کے صدر مقام میں اقامت پذیر ہو۔ بیرونی منگولیا اس وقت زیادہ تر روسی اثر کے نیچے ہے۔

سفیر متسودیرا کی جاپان کو مراجعت

سفیر متسودیرا سات سال تک اہم خدمات بیرونی ممالک میں سرانجام دینے کے بعد فرلو پر جاپان آئے ہیں۔ کوئی دو ماہ ہوئے پیرس میں ایک کانفرنس تمام ان جاپانی سفیروں کی منعقد ہوئی تھی۔ جو یورپ کے مختلف ممالک میں متعین ہیں۔ اس کانفرنس کی غرض یہ تھی۔ کہ متسودیرا کو پورا پورا علم ہوجائے۔ کہ یورپ کے مختلف ممالک میں بحری امور یا دیگر مسائل پر جاپانی نظریہ کے متعلق کیا کیا خیالات پائے جاتے ہیں۔ تاکہ وہ جاپان پہونچنے پر اس بارہ میں مفصل اور مدلل رپورٹ ٹوکیو کی وزارت خارجہ کے سامنے پیش کرسکیں۔ اس رپورٹ کی بناء پر بحری وزارت اور متسودیرا کی مدد کے ساتھ وزارت خارجہ جاپانی پالیسی کا فیصلہ کرے گی۔ کہ اگر نیول کانفرنس منعقد ہو۔ تو جاپان کو کیا رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔ گو یا متسودیرا گو چھٹی پر آئے ہیں۔ مگر اس چھٹی کے عرصہ میں بھی ان کا کام جاری رہیگا۔ متسودیرا نے یہاں پہونچکر جو بیانات پریس کو دیئے ہیں۔ ان سے مترشح ہے۔ ان کے نزدیک یہ اغلب نہیں ہے۔ کہ نیول کانفرنس اس سال کے اندر اندر منعقد ہوجائے۔ گو قطعی طور پر وہ یہ کہنے کے لئے بھی تیار نہیں۔ کہ اس سال یہ کانفرنس نہیں ہوگی۔ متسودیرا کے خیال میں برطانیہ اور امریکہ دونوں میں ریشیو پرنسپل کے متعلق جاپانی نقطۂ خیال کو اب زیادہ اچھی طرح سمجھا جانے لگا ہے۔ مگر باایں ہمہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ بحری بیڑے کے معاملہ میں جاپان کی برابری کی خواہش اور مطالبہ کو یہ دو ملک آسانی سے تسلیم نہ کرینگے۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ یہ باور کرنے کے لئے بھی ان کے نزدیک قرائن ہیں۔ کہ اس مسئلہ پر یہ ملک کوئی ایسی روش اختیار کرتے ہوئے پیش پیش کریں گے جس سے بحری کانفرنس کی ناکامی یقینی ہوجائے۔ کیونکہ اگر کانفرنس منعقد ہو۔ اور ناکام رہے۔ تو صورت حالات موجودہ وقت کی نسبت زیادہ تشویش پیدا کرنے والی ہوجائے گی۔

امریکہ اور برطانیہ کا اتحاد

ریاستہائے متحدہ امریکہ اور برطانیہ میں اتحاد کے بارہ میں جس کے متعلق اخبارات میں آئے دن طرح طرح کی چہ میگوئیاں ہوتی رہتی ہیں۔ متسودیرا کا خیال ہے۔ کہ اگر ایسا اتحاد فی الواقعہ ہو بھی جائے۔ تو اس کے یہ معنے ضروری نہیں۔ کہ یہ اتحاد جاپان کے خلاف ہوگا۔ کیونکہ یہ اتحاد زیادہ تر ایسے امور کے متعلق مدنظر ہے۔ جن کا جاپان کے ساتھ چنداں تعلق نہیں۔ بلکہ ان کے بیانات سے تو یہ بات نکلتی ہے۔ کہ موجودہ وقت میں برطانیہ کی روش جاپان کی طرف پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ اور برطانیہ کو جاپان کے مفاد کا جو عموماً ایشیاء کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور خصوصاً خطۂ چین کے ساتھ اب زیادہ احساس پیدا ہو رہا ہے۔

نبوّتِ مزعومہ

جس نبیؐ کے فیض کا چشمہ ہو بند
وہ نبوت فی زمانہ ہے پسند
کیا ذہانت ہے حسن - یادش بخیر
کتنا پرواز طبیعت ہے بلند

(حسن رہتاسی)

ایک گریجوایٹ نو احمدی کے پہلی دفعہ قادیان آنے پر تاثرات

صحابہ کرام کے متعلق جو سنا تھا وہ دیکھ لیا

جناب محمد اکرم خانصاحب غوری بی۔ اے، متوطن کرنال مقیم نیروبی افریقہ نے احمدیت قبول کرنے کے بعد پہلی دفعہ قادیان آنے اور اس مقدس بستی کے پاکیزہ اثرات سے متاثر ہونے کا ذکر جن الفاظ میں جماعت احمدیہ نیروبی کو سنایا۔ وہ احباب کی دلچسپی اور سعید الفطرت لوگوں کو حق کی طرف توجہ دلانے کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں ؛ ایڈیٹر

مجھے حکم دیا گیا ہے۔ کہ میں تمام بھائیوں کے سامنے اپنے تاثرات جو مجھے قادیان دارالامان کی پہلی بار زیارت سے حاصل ہوئے بیان کروں۔ قادیان جیسی مبارک اور مقدس بستی کی خوبیاں بیان کرنا مجھ جیسے ہیچمدان کے لئے ایک مشکل امر ہے۔ تاہم میں اپنے خیالات کو نہایت سادہ الفاظ میں بیان کرنے کی کوشش کروں گا ؛

زیارت قادیان کا شوق

جس دن سے اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص فضل اور رحم سے مجھے احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا کی تھی۔ اسی دن سے قادیان کی زیارت کا شوق میرے دل میں سمایا ہوا تھا۔ نہایت شوق اور بے چینی سے اس کی انتظار کر رہا تھا۔ کہ کب اس ملک سے بعزم قادیان روانہ ہوں۔ اور کب وہ دن آئے۔ کہ اپنی آنکھوں سے اس ارض پاک اور مقدس بستی کو دیکھوں۔ جہاں اللہ تعالےٰ کا نور اترا۔ اور جہاں سے مسیح آخرالزمان نے دنیا کو حق اور راستی کا پیغام سنایا ؛

بارے وہ دن بھی آیا۔ اور میں یہاں سے رخصت ہو کر وطن روانہ ہوا۔ وطن پہنچا اور اپنے والدین اور دیگر عزیز و اقارب سے ملا۔ مگر قادیان جلد پہونچنے کی دل میں خواہش تھی۔ اب چونکہ ہندوستان میں تھا۔ اور دیارِ حبیب کے قریب تر تھا۔ اس لئے وہاں جلد از جلد پہونچنے کی تمنا دل میں تھی۔ چنانچہ تین دن گھر پر قیام کے بعد عازم قادیان ہوا ؛

معاندین کی ایک غلط بیانی

یہاں میں اپنے دوستوں کو یہ بھی بتلانے دیتا ہوں۔ کہ میری غیر موجودگی میں یہاں کے بعض غیر احمدی لوگوں نے اپنی عادت سے مجبور ہو کر میری نسبت یہ بے پر کی اڑا دی تھی۔ کہ میرے والد صاحب میرے احمدی ہو جانے کی وجہ سے سخت ناراض ہوئے۔ یہاں تک کہ انہوں نے مجھے گھر میں داخل نہ ہونے دیا۔ اور یہ کہ نعوذ باللہ میں اسی وجہ سے مع اہل و عیال احمدیت سے برگشتہ ہو گیا۔ یہ بھی ان لوگوں کی دروغگوئی کے طویل اور لامتناہی سلسلہ کی ایک کڑی تھی۔ مجھے کامل امید ہے۔ کہ دوستوں نے جب اس بے سروپا خبر کو سنا ہو گا۔ تو اسے محض بے بنیاد خیال کیا ہو گا ؛

خاندان کا رویہ

اب میں بتانا چاہتا ہوں۔ کہ میرے والد بزرگوار مجھ سے نہایت شفقت اور محبت سے پیش آئے۔ اور اشارةً کنایتہً بھی اپنی خفگی یا ناراضگی کا اظہار نہ ہونے دیا۔ گھر میں اکثر احمدیت کا چرچا رہتا۔ اسی مسئلے پر گفتگو ہوتی رہتی۔ مگر خدا کا شکر ہے۔ کہ میرے خاندان میں سے کسی فرد نے کبھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی شان میں یا سلسلہ کے کسی بزرگ کی شان میں کوئی سخت کلمہ اپنی زبان سے نہیں نکالا۔ بلکہ وہ ہمیشہ ادب اور احترام کو ملحوظ رکھتے رہے بہت سے لوگ اس عاجز سے احمدیت کے متعلق تبادلہ خیالات کرنے آتے۔ اور اکثر ایسا ہوتا۔ کہ بحث کی طرح پڑ جاتی۔ بسا اوقات میرے والد بزرگوار مسئلہ حیات و ممات مسیح ناصری علیہ السلام پر میری طرف سے جواب دیتے۔ میرا خیال ہے کہ عقائد کے لحاظ سے وہ بہ نسبت حنفی مذہب کے احمدیت کے زیادہ قریب ہیں۔ اس لئے میں سب دوستوں کی خدمت میں دردمندانہ عرض کرتا ہوں۔ کہ اپنی دعاؤں میں میرے والدین اور میرے بھائیوں کو ضرور یاد رکھیں۔

بے جا طعنہ زنی

جب کرنال سے قادیان کے لئے روانہ ہوا۔ تو بعض غیر احمدی اصحاب نے حسب عادت طعنہ زنی شروع کی۔ اور کہا کیوں بھائی حج کو چلے ہو نا۔ وغیرہ وغیرہ مگر میں ان کی اس طعنہ زنی کا سوائے خاموشی کے اور کیا جواب دیتا۔ البتہ دل میں خدا تعالیٰ کے حضور عرض کرتا۔ اے دلوں کے پھیرنے والے اور اے فہم و بصیرت عطا کرنے والے تو ان کے قلوب کو سچائی کے نور سے روشن کر دے ؛

امرتسر کے سٹیشن پر

صبح پانچ بجے گاڑی امرتسر کے سٹیشن پر پہونچی۔ قادیان کے لئے گاڑی کو دس بجے روانہ ہونا تھا۔ یہ پانچ گھنٹے کا انتظار نہایت تکلیف دہ معلوم ہوا۔ کیونکہ میں یہ چاہتا تھا۔ کہ جلد از جلد دارالامان پہنچوں۔ مگر انتظار کرنے والا صرف میں اکیلا ہی نہ تھا۔ بلکہ میری طرح بہت سے احمدیت کے فدائی اس نور اور برکت کے گھر پہنچنے کے لئے سخت بے تاب تھے۔ گو کڑاکے کا جاڑا تھا۔ اور شدتِ سردی کی وجہ سے ہاتھ پاؤں ٹھٹھر سے جاتے تھے۔ مگر ہر شخص کے چہرے سے مسرت اور بشاشت ٹپکتی تھی۔ یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ ہر فرد اپنے دل میں یہی خیال لئے ہوئے ہے۔ کہ فقط وہی سب سے زیادہ قادیان کی برکتوں اور انوار سے فیضیاب ہو کر واپس لوٹے گا۔ پلیٹ فارم پر بہت سے بھائیوں سے ملاقات ہوئی۔ ہمارے سلسلے کے ایک بزرگ سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سے وہاں ہی ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔

صبح ساڑھے چھ بجے کے قریب سب بھائیوں نے باجماعت نماز ادا کی۔ امرتسر پلیٹ فارم پر یہ منظر بھی قابل دید تھا۔ باوجود کہ سخت سردی تھی۔ مگر توحید کے شیدائی۔ اسلام کے پروانے اور اللہ تعالےٰ کے فرمانبردار بندے یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی تیار کردہ جماعت کا ہر فرد کھلے میدان میں سردی کی تکلیف کا دل میں خیال تک بھی نہ لاتے ہوئے اپنے خالق حقیقی کے حضور بصد عجز و نیاز حاضر تھا اور سربسجود تھا۔ ہمارے علاوہ دوسرے لوگ بھی تھے۔ یعنی غیر احمدی بھی ہندو بھی اور سکھ بھی۔ مگر وہ یا تو کمبلوں اور لحافوں میں لپٹے لپٹائے پڑے تھے۔ یا خوانچے والوں کی آگ کے گرد حلقہ بنائے بیٹھے تھے ؛

قادیان میں

خدا خدا کر کے دن کے دس بجے قادیان جانے والی گاڑی لاہور سے آئی۔ ہم سب سوار ہوئے۔ گاڑی میں بیٹھنا تھا۔ کہ قادیان کے اشتیاق دید کو تازیانہ لگا۔ اور تصور اس پاک بستی کے نقشے کھینچنے لگا۔ تخیل نے بہت سے نقشے بنائے۔ اور بنا بنا کر بگاڑ دیئے۔ غرض دو گھنٹے اسی شغل میں گذر گئے۔ اور گیارہ بجکر پچاس منٹ پر گاڑی قادیان سٹیشن پر پہنچ گئی۔ اور ہم دیارِ حبیب میں داخل ہو گئے۔

قادیان ایک چھوٹی سی بستی ہے۔ جہاں بڑے شہروں کی سی نہ تو رونق ہے۔ اور نہ ہی عالی شان عمارتیں ہیں۔ قادیان کی آبادی تقریباً آٹھ ہزار ہے۔ مگر اس موقعہ پر سالانہ جلسہ کی وجہ سے بڑی رونق تھی۔ ہندوستان کے ہر علاقہ کے لوگ موجود تھے۔ ہر طرف محبت اور اخلاص بھرے دل اور نورِ ایمان سے درخشندہ چہرے دکھائی دیتے تھے۔ ہر فرد محبت اور عقیدت میں ڈوبا ہوا نظر آتا تھا۔ مہمانوں اور نوواردوں کی امداد اور خدمت کے لئے نظام کی طرف سے بہت سے والنٹیر مقرر تھے جو اپنے فرائض نہایت شوق اور خوشدلی سے ادا کر رہے تھے ؛

بزرگوں سے ملاقات

محترم برادرم سید محمود اللہ شاہ صاحب کی قادیان میں موجودگی میرے لئے بہت سی سعادتوں کا باعث ہوئی۔ آپکی وجہ سے سلسلے کی ایسی ایسی بزرگ ہستیوں کی زیارت اور ملاقات نصیب ہوئی۔ جنکا نام آنیوالی نسلیں نہایت ادب اور احترام سے لیا کریں گی۔ اور جنکے اقوال کو مذہبی امور میں بطور سند پیش کیا جائیگا۔ کیونکہ یہ وہ مبارک اور برگزیدہ ہستیاں ہیں۔ جنہوں نے اپنی آنکھوں سے خدا کے رسول اور اس زمانہ کے نبی کو دیکھا

اپنی آنکھوں سے خدا کا نور دیکھا اور آسمانی رحمتوں اور برکتوں سے فیضیاب ہوئے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ایک پکارنے والے کی پکار کو سنا۔ جس کی پکار میں عین خدا کی آواز سنائی دی۔ اور جو دنیا اور دنیا کے تعلقات کو یکسر توڑ کر اور اس کی لذتوں اور آسائشوں سے منہ موڑ کر دنیا کے لوگوں کی ملامتوں۔ طعنوں۔ اور دھمکیوں کی پروا نہ کرتے ہوئے لبیک کہتے ہوئے خدا کے مامور کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

ان بزرگوں کو دیکھ کر ان کے نورانی چہروں کو دیکھ کر۔ ان کی دینی خدمات کا حال سن کر۔ ان کے تقویٰ اور ان کے عجز و انکسار کو دیکھ کر آنکھوں کے سامنے صحابہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی جماعت کا نقشہ آ جاتا تھا۔ اور جو کچھ سنا تھا۔ وہ آنکھوں سے دیکھ لیا۔

ایک معمولی مگر بہت موثر بات

شام کے قریب شاہ صاحب مجھے لنگر خانہ میں لے گئے۔ وہاں ایک بات سے میں بہت متاثر ہوا۔ گو بظاہر وہ بات معمولی تھی مگر اس سے سلسلے کے افسروں کی انتظامی قابلیت اور والنٹیروں کی فرض شناسی کا صحیح اندازہ ہوتا تھا۔ میں ناظر صاحب ضیافت کے دفتر میں بیٹھا تھا۔ کہ ایک رضاکار جو غالباً گذشتہ رات اپنی ڈیوٹی سے غیر حاضر تھا ناظر صاحب کے سامنے پیش ہوا۔ صاحب موصوف نے سختی سے غیر حاضر ہونے کا جواب طلب کیا۔ والنٹیر مذکور نے نہایت ادب سے جواب دیا کہ وہ بخار کی وجہ سے معذور تھا۔ وہ خاص بات جس سے میں متاثر ہوا افسر موصوف کا پر رعب لہجہ تھا۔ مگر انانیت کی بو نہ تھی۔ وہ ایک تجربہ کار فوجی افسر کی طرح بول رہے تھے اور والنٹیر مذکور نہایت ادب اور خندہ پیشانی سے سن رہا تھا۔ باوجودیکہ وہ رضاکارانہ کام کر رہا تھا۔ اور کام بھی ایسا جو ادنیٰ درجہ کے ملازمین کے سپرد ہوتا ہے۔ لیکن میں نے اس کے ماتھے پر رنج اور غصے کی وجہ سے کوئی شکن نہ دیکھا۔ وہ احمدی نوجوان تھا اور اپنی کوتاہی کا اسے پورا احساس تھا۔

حضرت امیر المومنین سے جماعت کا بے مثال اخلاص

جماعت نیروبی کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زیارت اور ملاقات کے لئے جلسے کے پہلے روز صبح سات بجے کا وقت ملا وقت مقررہ پر میں قصر خلافت میں پہنچ گیا۔ سردیوں کے موسم میں صبح سات بجے شدت کی سردی ہوتی ہے۔ دل میں خیال کئے ہوئے تھا کہ اس سردی میں اتنا سویرے معدودے ہی لوگ آئے ہونگے جنہیں ملاقات کے لئے موقع دیا گیا ہوگا۔ مگر وہاں جا کر دیکھا تو سینکڑوں کو اپنے پیارے امام کی زیارت کی تمنا میں قصر خلافت اور آس پاس کی گلیوں میں جمع پایا۔ میں اپنے ان بھائیوں کے شوق۔ جذبہ محبت اور جوش عقیدت کا عملی ثبوت دیکھتا تھا۔ اور "زمیندار" اور "احسان" کی تحریروں پر تعجب کرتا تھا۔ جن میں انہوں نے پبلک کو اس غلط فہمی میں ڈالنے کی ناپاک نامراد کوشش کی۔ کہ احمدی کثرت سے اپنے امام سے دل برداشتہ ہو چکے ہیں۔ وہاں تو رنگ ہی اور تھا۔ ہر احمدی شمع خلافت پر پروانہ وار فدا تھا۔ اور اپنے پیارے امام پر اپنا سب کچھ نثار کر دینا ایک نہایت ہی ادنیٰ اور معمولی بات خیال کرتا تھا۔

حضرت امیر المومنین سے ملاقات

ہم مشرقی افریقہ کے بھائی دس کے قریب ہو گئے تھے۔ ہماری باری آئی تو نہایت شوق اور محبت سے بھرا دل لے کر ہم اپنے پیارے اور واجب الاطاعت امام اور موجودہ نسل کے بہترین انسان کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ جانے سے پہلے میں نے دل میں بہت سے خیالات جمع کر رکھے تھے۔ کہ خدمت اقدس میں حاضر ہوں گا تو یہ یہ عرض کروں گا۔ مگر وہاں گیا تو فرط محبت سے زبان بند ہو گئی اور سب کچھ ذہن سے فراموش ہو گیا۔ حضور کے نورانی چہرے کو دیکھتا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا کہ اس نے اپنے نیک بندوں۔ اپنے فرمانبردار بندوں اپنے جاں نثار بندوں یعنی جماعت احمدیہ کی رہبری کے لئے اور دنیا کی ہدایت کے لئے ایسی بے نظیر ہستی عطا فرمائی۔ حضور نہایت سادگی سے فرش پر تشریف فرما تھے۔ چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ کچھ دور ہٹ کر چند خوش نصیب خدام حضور کی حفاظت کا فرض ادا کر رہے تھے۔ حضور کے چہرے مبارک سے وہ سطوت اور رعب ٹپکتا تھا۔ کہ آپ کے چہرے پر نظر نہ ٹھیرتی تھی۔ ہماری جماعت کو دس منٹ ملے تھے۔ مگر برادرم سید صاحب نے دوسرے بہت سے بھائیوں کی خاطر جو ہماری طرح اپنے امام کی زیارت کے لئے بے تاب تھے۔ اور وقت کم تھا۔ پانچ منٹ کی قربانی کر دی۔ اور وقت ختم ہونے سے پیشتر ہی جماعت کو باہر لے آئے۔

جلسے کے حالات چونکہ آپ سب بھائی اخبار الفضل میں پڑھ چکے ہیں اس لئے میں اس کی تفصیل بیان کرنا نہیں چاہتا صرف اتنا عرض کئے دیتا ہوں۔ کہ میں نے نہایت اعلیٰ اعلیٰ مقرروں کی تقریریں سنی ہیں۔ مگر جو لطف مجھے اپنے امام کی ایمان افروز تقریریں سن کر حاصل ہوا۔ وہ اس سے پیشتر کہیں نہ ملا۔

اسلامی مساوات کا نمونہ

دوران جلسہ میں میں نے اپنے امیر بھائیوں کو بھی دیکھا اور غریب بھائیوں کو بھی۔ اسلامی مساوات اور اسلامی اخلاق کا عملی نمونہ جو وہاں نظر آیا۔ میں نے آج تک اتنے بڑے ہجوم اور اجتماع میں کہیں نہیں دیکھا۔ ہر احمدی دوسرے احمدی کو اپنا حقیقی بھائی خیال کرتا۔ اور ایک دوسرے کو دیکھ کر اپنے دل میں وہی مسرت اور خوشی محسوس کرتا جو اپنے حقیقی بھائی سے مل کر ہونی چاہیئے۔ سب کے دلوں میں یکساں طور پر احمدیت اور تبلیغ حق کا جوش پایا۔ اور نہایت کثرت سے لوگوں کو متقی منکسر المزاج اور عجز پسند دیکھا غرض حقیقی طور پر اپنی آنکھوں سے وہ جماعت دیکھی جو خدا کی برگزیدہ جماعت ہے۔

مخالفین کی شرارتوں کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ کی حالت

گورنمنٹ کی طرف سے پولیس کا کافی انتظام تھا۔ اور بعض حکام احمدیوں کو تکلیف پہنچانے۔ احراریوں کے ساتھ مل کر۔ اور ان کی پیٹھ ٹھونک کر رخنہ اندازی کرنے اور جلسے کو ناکام بنانے اور فتنہ و شر پیدا کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے رہے مگر بے چارے ناکام رہے کیونکہ یہاں تو ہر احمدی کے پیش نظر اپنے امام کا حکم تھا۔ کہ ظلم سہو اور انتقام نہ لو۔ میں نے محسوس کر لیا کہ پولیس کی زیادتیوں اور احراریوں کی شرارتوں کے باوجود کوئی شخص ہراساں نہ تھا۔ کسی کے دل پر کسی قسم کا خوف یا سراسیمگی نہ تھی۔ کیونکہ ہر احمدی بخوبی جانتا ہے۔ کہ اس دنیوی گورنمنٹ اور دنیوی طاقت و اقتدار سے بہت زیادہ طاقتور اور زبردست ہستی موجود ہے۔ جو معاندین کی شرارتوں کو دیکھتی ہے اور جو چاہے تو ایک پل میں ان سب کو معہ ان کی طاقتوں اور ساز و سامان کے مچھر کی طرح مسل ڈالے۔ جیسا کہ دنیا متعدد بار دیکھ چکی ہے۔ جماعت احمدیہ اس بات پر ایمان رکھتی ہے کہ اگر یہ لوگ اپنی لغو اور بیہودہ حرکات سے باز نہ آئے۔ اور بدزبانی۔ گستاخی اور ایذا رسانی کو ترک نہ کیا۔ تو ضرور اللہ تعالیٰ کی زبردست گرفت میں آ جائیں گے۔

الغرض میں نے جماعت کے ہر فرد کو مطمئن پایا۔ وہ کسی طرح گورنمنٹ کی زیادتیوں اور احراریوں اور دیگر مفسدہ پردازوں کی شرارتوں سے ہراساں نہ تھے۔ میرا ایمان ہے کہ اتنی بڑی جماعت میں اس بات کا موجود ہونا بھی صداقت کی ایک زبردست دلیل ہے۔

آخر میں عرض کرتا ہوں۔ کہ قادیان پاک میں حاضر ہونا میرے لئے بہت سی سعادتوں اور افزونی ایمان کا باعث ہوا۔ میں خدا تعالیٰ کے حضور نہایت ادب سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے بھی اور آپ سب بھائیوں کو پھر اس ارض پاک میں لے جائے۔ جہاں ہر وقت خدا کا نور اور خدا کے فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ آمین

خاکسار: محمد اکرم خان غوری بی۔ اے

نیروبی افریقہ

بقیہ صفحہ ۲

(۵) اگر کسی وقت مرکزی لیگ کو ثابت ہوا۔ کہ کوئی لیگ مرکزی لیگ کی ہدایات کو پس پشت ڈال کر مطلق العنانی کی مرتکب ہوئی ہے۔ تو مرکزی لیگ کو اختیار ہوگا۔ کہ اس کے الحاق کو منسوخ کردے۔

مرکزی لیگ کے اخراجات

چونکہ لیگوں کی تربیت۔ ہدایات۔ کنٹرول وغیرہ کا کام مرکزی لیگ کے سپرد ہوا ہے۔ اس لئے یہ اندازہ کرنا مشکل نہیں ہوگا۔ کہ جب تک مرکزی لیگ کی مالی حالت مضبوط نہ ہو۔ تب تک اس کے لئے اپنے فرائض کی ادائگی دشوار ہوگی۔ روز بروز کام بڑھتا جا رہا ہے۔ کور اور شعبۂ اقتصادی کے قیام پر مرکزی لیگ کو کلرکوں اور انسپکٹروں کا ایک بڑا اسٹاف رکھنا پڑیگا۔ دفتر کے اخراجات بھی بڑھتے جائینگے۔ وقتاً فوقتاً لٹریچر شائع کرنے کی ضرورت بھی ہوگی۔ ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے مجلس نمائندگان نے اپنے جلسہ منعقدہ ۸ اگست میں یہ فیصلہ کیا تھا۔ کہ ہر ایک لیگ اپنے مجموعی چندہ کا پچاس فیصدی ماہوار مرکزی لیگ کو دیا کرے۔ یہ نہایت ضروری امر ہے۔ اور نیشنل لیگوں کو اس طرف خاص توجہ دینی چاہئے۔ کیونکہ اگر خدانخواستہ مرکزی لیگ کو کسی وقت مالی تکلیف کا سامنا ہوا۔ تو اس کا اثر تمام تحریک پر پڑے گا۔ سو لیگوں کو چاہئے کہ اپنے اپنے ہاں ماہوار چندوں کا کام صاف اور تاریخ وار درست رکھیں۔ چندہ بہت کم مقرر کیا گیا ہے۔ اس لئے کسی کی طرف بقایا نہیں رہنے دینا چاہئے۔ اور پھر دوسرا کام یہ ہے۔ کہ اس چندہ میں سے ہر ماہ نصف وقت مقررہ پر مرکزی لیگ کو بھیجا جائے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ جو لوگ سر کٹانے اور خون کا آخری قطرہ بہانے کے لئے تیار ہونگے۔ ان کو چندہ کی ادائیگی کے متعلق یاد دہانی کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ جو لوگ بڑی بڑی قربانیوں کے لئے تیار ہوں۔ ان کو چھوٹی قربانیوں کے متعلق کسی قسم کی دقت محسوس نہیں کرنی چاہئے۔

حساب کتاب بہت صاف ہونا چاہئے۔ تاکہ اگر کسی وقت پڑتال کی ضرورت پڑے تو حساب کے سمجھنے اور سمجھانے میں دقت نہ ہو مرکزی لیگ کی طرف سے عنقریب مدد کردہ کھاتہ رسید وغیرہ کی طباعت ہو جائے گی۔ جو تیار ہونے پر لیگوں میں قیمتاً ارسال کی جائینگی

آخر میں میں پھر تاکید کرتا ہوں۔ کہ لیگیں رضاکاروں کی بھرتی اور الحاق کی طرف خاص توجہ دیں۔ ہمارے سامنے ایک لمبا پروگرام ہے۔ اور جب تک یہ تعمیری کام ختم نہ ہو جائے ہم آگے قدم نہیں بڑھا سکتے۔ اب جبکہ مفصل ہدایات شائع کرائی گئیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ اس کام میں مزید تاخیر ہونے پائے۔ ۸ اگست کے جلسہ میں فیصلہ ہو چکا تھا۔ کہ رضاکاروں کی فہرستیں ۳۱ اگست تک ضرور مرکزی لیگ میں پہنچ جائیں گی۔ اس کے بعد متعدد بار وعدہ کنندگان اور دوسری لیگوں کو بذریعہ خطوط بھی توجہ دلائی گئی۔ الفضل کے ذریعہ بھی اعلان کرایا گیا۔ مگر پھر بھی بعض لیگوں نے تاحال اس طرف توجہ نہیں دی۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ لیگیں اس میں مزید تاخیر نہیں ہونے دینگی۔ اور جلد سے جلد اس ابتدائی کام سے فراغت حاصل کرینگی۔ تاکہ عملی کام جلد سے جلد شروع کیا جا سکے

والسلام۔ (خاکسار قریشی محمد صادق شبنم بی۔ اے) سیکرٹری آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور (بیرون دہلی دروازہ)

شاہجہانپور میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا سیاہ جھنڈیوں سے استقبال

عطاء اللہ گو بیک کے نعرے۔ جلسہ پولیس کی حفاظت میں ہوا

(شاہجہانپور ۸ ۲ اگست) ۲۷ اگست کو ۴ بجے دن عطاء اللہ شاہ بخاری بعض کانگریسی مسلمانوں کی دعوت پر شاہجہانپور پہنچے کسی نہ کسی طرح آپ کی تشریف آوری کا پبلک کو پتہ لگ گیا تھا سٹیشن پر مجمع کثیر نے سیاہ جھنڈیوں کے ساتھ آپکا استقبال کیا اور عطاء اللہ شاہ مردہ باد گو بیک کے نعرے لگائے۔ مولانا کو آپکے چند دوست موٹر میں بٹھا کر بھگا لے گئے۔ اور استقبال کرنیوالوں کا یہ مجمع کثیر اپنے نعروں و سیاہ جھنڈیوں کے ساتھ تمام شہر میں رات گئی تک مظاہرہ کرتا رہا۔ ۱۰ بجے شب مولانا نے سینما کے میدان میں کثیر التعداد ہندوؤں اور چند مسلمانوں کے سامنے جنکی کل تعداد ساڑھے چار سو ہوگی۔ تقریر شروع کی لیکن چونکہ حواس باختہ ہو چکے تھے۔ لہذا تقریر کا کوئی ڈول نہ گنٹھ سکا۔ لیکن پھر بھی ایکمینٹ تک ہزلیات اور خرافات (؟)

جالندھر میں احرار کی مٹی پلید

علی محمد پاسلوی کو سٹیج پر سے گھسیٹا گیا۔ اور مستری عبدالکریم مباہلہ کے سر میں خاک ڈالی گئی!

جالندھر (بذریعہ ڈاک) مورخہ ۲۴ اگست کو سکرٹری مجلس احرار جالندھر کی طرف سے شہر میں منادی کرائی گئی۔ کہ رات کو بعد نماز عشاء درگاہ حضرت امام ناصر الدین میں مجلس احرار کے زیر اہتمام عظیم الشان جلسہ ہوگا۔ جس میں مولوی عبدالکریم صاحب آف "مباہلہ" تقریر کریں گے۔ مسلمانانِ جالندھر مجلس احرار کی روش پر جو انہوں نے مسجد شہید گنج کے متعلق اختیار کر رکھی ہے۔ پہلے ہی بیزار تھے۔ لیکن اعلان کے سنتے ہی نہایت برافروختہ ہوگئے اور رات کے جلسہ میں ان کی طرف سے انتہائی غیظ و غضب کا مظاہرہ کیا گیا۔ اعلان کے مطابق جلسہ درگاہ میں ہونا قرار پایا تھا۔ لیکن مسلمانانِ جالندھر کے اصرار پر متولیانِ درگاہ شریف نے فساد کے احتمال سے جلسہ درگاہ میں ہونے سے روک دیا۔ بعد ازاں جلسہ باہر کے چوک میں بصدارت عزیز احمد سکرٹری مجلس احرار جالندھر قرار پایا۔ علی محمد پاسلوی نے تقریر شروع ہی کی تھی۔ اور صرف اس قدر کہا تھا۔ کہ ہمارا اختلاف معمولی ہے۔ کہ مسلمانوں نے بیک آواز بلند کہا۔ کہ ہمارا آپ سے مذہبی اختلاف ہے۔ ہم آپ کی بات ہرگز سننے کو تیار نہیں ہیں۔ آپ ردِّ مرزائیت کا ڈھونگ رچاتے ہیں۔ آپ لوگوں کے ہاتھی کی طرح کھانے کے دانت اور۔ اور دکھانے کے اور ہیں۔ علی محمد پاسلوی نے درگاہ کے متولیوں پر اظہار افسوس کیا۔ کہ انہوں نے مجلس احرار کو درگاہ میں جلسہ منعقد کرنے کی اجازت نہیں دی۔ جس پر مسلمانوں نے آوازے کسے۔ کہ آپ کے دلوں میں مسجدوں کا احترام ہی نہیں۔ اور نہ مسلمانوں کے واسطے آپ کے دلوں میں ہمدردی ہی ہے مسلمانوں میں تمہارا کوئی وقار نہیں رہا۔ اس لئے تمہارا جلسے منعقد کرنا مسلمانوں کے زخمی قلوب پر نمک پاشی کرنا ہے۔ آپ کی مسلمانوں کو ضرورت نہیں۔ جلسہ میں گڑبڑ مچ گئی۔ اسی دوران میں عبدالکریم آف "مباہلہ" تشریف لے آئے۔ انہوں نے لوگوں کو اپنی طرف مخاطب کرنا چاہا۔ لیکن لوگوں نے ان کی ایک نہ سُنی۔ مجبوراً عبدالکریم صاحب کو خاموش ہونا پڑا۔ علی محمد پاسلوی نے پھر نہایت جوش و خروش سے میز پر کھڑے ہو کر منتشر شدہ سامعین کو دوبارہ اکٹھا کرنا چاہا۔ لیکن جوشیلے مسلمانوں نے نیچے سے میز کھینچ لی۔ جس سے میز کی ایک ٹانگ ٹوٹ گئی۔ اور پاسلوی صاحب دھڑام سے زمین پر گر پڑے۔ اور جلسہ درہم برہم ہو گیا۔ عبدالکریم مباہلہ مع اپنے رفقاء کے واپس جا رہے تھے۔ کہ کسی نے ان کی پگڑی اچھال دی۔ اور ان کے سر میں خاک ڈال دی۔ لوگ مجلسِ احرار مردہ باد حبیب الرحمٰن مردہ باد۔ افضل حق مردہ باد۔ اور مولانا ظفر علی خاں زندہ باد کے نعرے لگاتے ہوئے گھروں کو واپس چلے گئے۔ مجلس احرار کے خلاف اتنے سخت اور توہین آمیز نعرے لگائے گئے۔ کہ انہیں دائرہ تحریر میں نہیں لایا گیا۔

۱۔ فضل محمد محلہ عالی جالندھر (۲) سید عبدالرزاق بازار شیخاں جالندھر ۳۔ بشیر احمد بزاز بازار شیخاں جالندھر شہر۔ (۴) ملک ظہیر الدین دندان ساز بازار شیخاں ؛ (زمیندار ۲۹ اگست)

الفضل کے نامہ نگار جالندھر نے جو رپورٹ بھیجی ہے۔ اس میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ جب علی محمد پاسلوی نے باواز بلند حاضرین سے عبدالکریم کا تعارف کرانا چاہا۔ اور ابھی یہ الفاظ اس سلسلہ میں کہے تھے۔ کہ عبدالکریم وہ ہستی ہے جس نے مرزائیوں کے مقابلہ میں بہت میدان فتح کئے۔ تو حاضرین نے کہنا شروع کر دیا۔ کہ ہم اس نمک حرام

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لوکرن (سوئٹزرلینڈ) ۲۹ اگست شہر لوکرن سے ۹ میل کے فاصلہ پر ایک ندی کے قریب ملکہ بلجیم موٹر کے حادثہ سے فوت ہوگئیں۔ شاہ بلجیم خود موٹر چلا رہے تھے۔ وہ خفیف طور پر مجروح ہوئے۔ موٹر کی ٹکر ایک درخت سے لگی۔ ملکہ کی موت وہیں واقع ہوگئی۔ ڈرائیور جو پچھلی سیٹ پر بیٹھا تھا محفوظ رہا۔ ابھی تک معلوم نہیں ہوا۔ کہ حادثہ کس طرح وقوع پذیر ہوا۔

بلزانو (اٹلی) ۲۹ اگست اطالوی عساکر کے مظاہرات بدھ کو اختتام پذیر ہو گئے۔ اطالوی حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ اطالوی فوج نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ یورپ میں رونما ہونے والی ہر صورت حالات کا کما حقہٗ مقابلہ کر سکتی ہے۔

مالٹا۔ ۲۹ اگست۔ گیس اور بموں کے ذریعہ امکانی حملوں کے خلاف جو پیش بندیاں کی جا رہی ہیں۔ ان میں پولیس کی گیس کا مقابلہ کرنے کی مشق بھی شامل ہے۔ گیس اور بموں کے حملوں کو روکنے کے لئے جو طریقہ جنگ عظیم میں اختیار کیا گیا تھا۔ اب اس میں بہت تبدیلی ہو رہی ہے

تھیاگلی ۲۹ اگست۔ ایک کمیونک مظہر ہے۔ علاقہ مہمند کی صورت حالات میں کوئی خاص تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ قبائلی لشکر ابھی تک علاقہ بادشاہ گل میں منڈلا رہے ہیں۔ گذشتہ شب گلانائی کیمپ کے ارد گرد قبائل کی طرف سے گولیاں چلائی گئیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ حاجی ترنگزئی اور فقیر علی نگر مزید لشکر بھرتی کر کے میدان میں لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

لنڈن۔ ۲۸ اگست۔ ڈیلی ٹیلیگراف کے نامہ نگار مقیم عدیس ابابا نے تار دیا ہے۔ کہ ابی سینیا کے بادشاہ اور ملکہ نے ابی سینیا پر اٹلی کی طرف سے حملہ کو روکنے کے لئے بطور دعا ایک ماہ کا روزہ شروع کیا ہے۔ بلکہ ۱۶ دن کا روزہ پہلے بھی رکھ چکی ہیں۔

احمد آباد۔ ۲۹ اگست۔ احمد آباد کے تین کارخانوں میں مزدوروں نے آج صبح کام چھوڑ دیا ہے۔ کیونکہ مالکان کارخانہ جات نے نئے مزدور رکھ لئے تھے۔ ہڑتالی مزدور کارخانوں کے دروازوں پر پکٹنگ کر رہے ہیں۔ پولیس نقص امن کے خطرہ کو دور کرنے کے لئے انتظامات کر رہی ہے۔

سکندر آباد۔ ۲۹ اگست۔ شہر میں اب سکون ہے۔ ہندوؤں نے دکانیں کھول دی ہیں۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ یہ دیوان بہادر آئینگر اور مسٹر تھامسن کے درمیان ملاقات کا نتیجہ ہے۔

کراچی ۲۹ اگست۔ سکھر کے قریب دریائے سندھ میں پانی چڑھ گیا ہے کشتیوں کے متعدد حادثات ہو چکے ہیں۔ کل ایک کشتی جس میں غلہ لدا ہوا تھا۔ الٹ گئی۔ نقصان کا اندازہ کئی ہزار روپیہ کیا جاتا ہے۔

پونا۔ ۲۹ اگست۔ آل انڈیا ہندو مہا سبھا کے آئندہ اجلاس کے سلسلہ میں جو پونا میں ہوگا۔ شدومد سے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مہاراجہ نیپال سے صدارت کی درخواست کی گئی ہے۔

لنڈن ۲۹ اگست۔ اگرچہ امان اللہ خاں سابق شاہ افغانستان روما میں قیام پذیر ہیں۔ لیکن ان کے قیام روما پر شک کیا جا رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ ایشیا کے جنوبی حصص کا دورہ کر رہے ہیں۔ اور مسلمان قبائل سے دوستانہ تعلقات پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مسولینی جنگ حبشہ کے متعلق فوجی تجاویز میں امان اللہ خان کو بہترین مشیر تصور کرتا ہے۔

شملہ ۲۹ اگست۔ حکومت ہند نے جو تحقیقاتی کورٹ موضع ہنداد جبل پور پر فوجیوں کے حملے کی تحقیق کرنے کی غرض سے مقرر کیا تھا۔ اس کی تحقیقاتی رپورٹ مکمل ہو گئی ہے۔ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ اس مقدمہ کو سول کورٹ کے حوالہ کر دیا جائے بٹالین کے ۲۳ افراد کے خلاف عنقریب مقدمات قتل و فساد کی سماعت شروع کر دی جائے گی۔

عدیس آبابا۔ ۲۹ اگست۔ حکومت حبشہ نے عورتوں کی ایک جماعت تیار کی ہے۔ جس کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے کہ وہ دیہات میں جا کر اٹلی کے جارحانہ اقدام کے خلاف پروپیگنڈا کرے اور حبشیوں کو غیرت دلائے۔ کہ وہ وطن کی آزادی کی خاطر میدان کارزار میں کود جائیں چنانچہ اس جماعت کا ایک دستہ جو ہتھیاروں سے مسلح تھا۔ شہر سڈامو پہنچا۔ جہاں عوام کے جذبات کو ابھارتے ہوئے خواتین نے کہا۔ کہ حبشہ کے بہادر فرزند مسلح ہو کر ملک کی سرحدات پر پہنچ جائیں اور اطالیہ کو ایسی شکست دیدیں۔ کہ رومن ایمپائر کی بنیادیں ہل جائیں۔ اور مسولینی کا سر رعونت جھک جائے۔

سری نگر ۲۹ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ نواب خسرو جنگ وزیر فوج اور راے بہادر ٹھاکر کرتار سنگھ وزیر مالیہ کے سوا باقی تمام وزرا ریٹائر ہو جائیں گے۔ وزیر اعظم کی اسامی کے لئے امیدواروں میں سر جوزف بھور کا نام بھی لیا جا رہا ہے۔

لنڈن ۲۸ اگست۔ "ٹائمز" کا نامہ نگار مقیم ٹوکیو لکھتا ہے۔ کہ برطانوی ایمپائر کے مختلف حصوں سے بیس ڈویژنل اور توپ خانے کے کمانڈروں کو ٹوکیو بلایا گیا ہے۔ جاپان کے وزیر حربیہ نے کہا۔ کہ ان کو بلانے کی وجہ جاپانی افواج میں تنظیم قائم رکھنا ہے۔ کیونکہ جنرل نگاٹا کے قتل سے پیدا ہونے والے حالات نے فوجوں میں کچھ بد نظمی پیدا کر دی تھی۔

اخبار "احسان" ۲۱ اگست امرتسر میں احرار کے ایک جلسہ کے متعلق لکھتا ہے۔ مسلمانوں کے جلسوں میں دھینگا مشتی اور گھونسہ بازی روزمرہ کا شغل ہو گیا ہے۔ گذشتہ رات چوک فرید میں مجلس احرار کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں عبد السلام ہمدانی۔ مظہر علی اظہر وغیرہ نے تقریریں کیں۔ جلسے کے دوران میں شورش اور دھینگا مشتی ہوئی۔ ایک دو مخالفین کو پولیس کے حوالے کیا گیا جنہیں بعد میں پولیس نے چھوڑ دیا۔ کئی مخالفین کو زدوکوب بھی کیا گیا۔

کلکتہ ۲۹ اگست۔ بنگال کونسل کے اجلاس میں گورنر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ بنگال کے نظر بندوں کی اصلاح کے لئے حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ انہیں حکومت کے خرچ پر صنعتی تعلیم دی جائے۔ تاکہ وہ ملک کے لئے مفید ثابت ہونے کے علاوہ اپنے معاش کے سامان بھی مہیا کر سکیں اور معزز شہری بن جائیں۔

بولزانو ۲۹ اگست۔ کابینہ اٹلی کے اجلاس منعقدہ بلزانو میں اٹلی کے ابی سینیا کے متعلق عزائم اور بین الاقوامی حالات کے متعلق رویہ پر مشتمل ایک اہم دستاویز منظور کی گئی۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ اٹلی آخری دم تک اپنے مفاد کی حفاظت کرنا چاہتا ہے۔ اگر یورپی ممالک عالمگیر جنگ کا خطرہ پیدا کرنا نہیں چاہتے اور اٹلی کو ایک ایسے ملک میں جہاں ظالمانہ رسم غلامی رائج ہے انتظام قائم کرنے سے روکنا نہیں چاہتے۔ تو اٹلی کے ابی سینیا کے متعلق عزائم کا سیاسیات یورپ پر کوئی اثر نہیں ہونا چاہیئے۔

شملہ ۲۹ اگست۔ کوئٹہ سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آج تک جو جائداد کھود کر نکالی گئی ہے۔ اس کی مالیت کا اندازہ چار لاکھ روپیہ ہے۔ ۱۸۴ انسانی اور ۱۱۰ مویشیوں کی لاشیں نکالی گئی ہیں۔

لنڈن۔ ۲۸ اگست۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ابی سینیا میں رہنے والے برطانوی باشندوں کو برطانوی قونصل مقیم ابی سینیا کی طرف سے ہدایات موصول ہوئی ہیں۔ کہ وہ چار روز کے اندر ملک سے چلے جائیں۔ دیگر یورپین لوگ بھی کثیر تعداد میں ملک سے باہر جا رہے ہیں۔

امرتسر۔ ۲۹ اگست۔ گیہوں تیار ۲ روپیہ ۳ آنے۔ نخود تیار ۲ روپے ۳ پائی۔ سونا دیسی ۲۵ روپے ۶ آنے۔ چاندی دیسی ۶۳ روپے۔ بمبئی سونا تیار ۳۴ روپے ۹ آنے ۳ پائی۔ چاندی تیار ۶۴ روپے ۲ آنے